بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن، وَالصَّلاۃُ وَالسَّلامُ عَلَی النَّبِیِّ الْکَرِیْم وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن.

روزہ کے چند اھم بنیادی مقاصد

روزہ کا پھلا مقصد: تقویٰ

اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے: یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوا کُتِبَ عَلَیکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْن اے ایمان والو! تم پر روزہ فرض کیا گیا جس طرح تم سے پہلی امتوں پر فرض کیا گیا تھا تا کہ تم متقی بن جاؤ۔

قرآن کریم کے اس اعلان کے مطابق روزہ کی فرضیت کا بنیادی مقصد لوگوں کی زندگی میں تقویٰ پیدا کرنا ہے۔تقویٰ اصل میں اللہ تبارک وتعالیٰ سے خوف ورجاء کے ساتھ حضور اکرم ﷺ کے طریقہ کے مطابق ممنوعات سے بچنے اور اوامر پر عمل کرنے کا نام ہے۔روزہ سے خواہشات کو قابو میں رکھنے کا ملکہ پیدا ہوتا ہے اور یہی تقویٰ یعنی اللہ کے خوف کی بنیاد ہے۔روزہ کے ذریعہ ہم عبادات، معاملات، اخلاقیات اور معاشرت غرضیکہ زندگی کے ہر شعبہ میں اپنے خالق، مالک ورازق کائنات کے حکم کے مطابق زندگی گزارنے والے بن سکتے ہیں۔اگر ہم روزہ کے اس اہم مقصد کو سمجھیں اور جو قوت اور طاقت روزہ دیتا ہے اس کو لینے کے لئے تیار ہوں اور روزہ کی مدد سے اپنے اندر خوف خدا اور اطاعت امر کی صفت کو نشو ونما دینے کی کوشش کریں تو ماہ رمضان ہم میں اتنا تقویٰ پیدا کرسکتا ہے کہ صرف رمضان ہی میں نہیں بلکہ اس کے بعد بھی گیارہ مہینوں میں زندگی کی شاہراہ پر خاردار جھاڑیوں سے اپنے دامن کو بچاتے ہوئے چل سکیں۔اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو روزہ کے اس اہم مقصد کو اپنی زندگی میں لانے والا بنائے۔آمین۔

روزہ کا دوسرا مقصد: گناھوں سے مغفرت

حضور اکرم ﷺ کا مشہور ومعروف فرمان ہے: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَاناً وَّاحْتِسَاباً غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے یعنی خالصۃً اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے روزہ رکھا اس کے گزشتہ تمام گناہ معاف فرمادئے جاتے ہیں۔

اسی طرح حضور اکرم ﷺ کا فرمان ہے: مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَاناً وَّاحْتِسَاباً غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے یعنی ریا، شہرت اور دکھاوے کے لئے نہیں بلکہ صرف اور صرف اللہ کی رضا کے لئے رات میں اللہ کی عبادت کے لئے کھڑا ہوا یعنی نماز تراویح اور تہجد پڑھی تو اس کے گزشتہ تمام گناہ معاف کردئے جاتے ہیں۔

اسی طرح حضور اکرم ﷺ کا فرمان ہے: مَنْ قَامَ لَیْلَۃَ الْقَدْرِ اِیْمَاناً وَّاحْتِسَاباً غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ حضور اکرم ﷺ نے

ارشادفرمایا کہ جوشخص شب قدر میں ایمان کے ساتھ اورثواب کی نیت سے عبادت کے لئے کھڑا ہوا یعنی نماز تراویح وتہجد پڑھی، قرآن کی تلاوت فرمائی اوراللہ کا ذکر کیا تو اس کے گزشتہ تمام گناہ معاف کردئے جاتے ہیں۔

ایک مرتبہ حضوراکرم ﷺ نے صحابۂ کرام سے ارشادفرمایا کہ منبر کے قریب ہوجاؤ، صحابۂ کرام قریب ہوگئے۔ جب حضوراکرم ﷺ نے منبر کے پہلے درجہ پر قدم مبارک رکھا تو فرمایا آمین۔ جب دوسرے درجہ پر قدم مبارک رکھا تو فرمایا آمین۔ جب تیسرے درجہ پر قدم مبارک رکھا تو فرمایا آمین۔ جب آپ ﷺ خطبہ سے فارغ ہوکر نیچے اترے تو صحابۂ کرام نے عرض کیا کہ ہم نے آج آپ سے منبر پر چڑھتے ہوئے ایسی بات سنی جو پہلے کبھی نہیں سنی تھی۔ آپ ﷺ نے ارشادفرمایا: اس وقت حضرت جبرئیل علیہ السلام میرے سامنے آئے تھے۔ جب پہلے درجہ پر میں نے قدم رکھا تو انہوں نے کہا ہلاک ہو وہ شخص جس نے رمضان کا مبارک مہینہ پایا پھر بھی اس کی مغفرت نہ ہوسکی، میں نے کہا آمین۔ پھر جب دوسرے درجہ پر چڑھا تو انہوں نے کہا ہلاک ہو وہ شخص جس کے سامنے آپ ﷺ کا ذکر مبارک ہو اور وہ درود نہ بھیجے، میں نے کہا آمین۔ جب میں تیسرے درجہ پر چڑھا تو انہوں نے کہا ہلاک ہو وہ شخص جس کے سامنے اس کے والدین یا ان میں سے کوئی ایک بڑھاپے کو پہونچے اور وہ اس کو جنت میں داخل نہ کراسکیں، میں نے کہا آمین۔ (بخاری، صحیح ابن حبان، مسند حاکم، ترمذی، بیہقی) غرضیکہ کس قدر فکر اور افسوس کی بات ہے کہ ماہ مبارک کے قیمتی اوقات بھی غفلت اور معاصی میں گزاردئے جائیں جس سے سابقہ گناہوں کی مغفرت بھی نہ ہوسکی۔ لہذا ہمیں رمضان کے ایک ایک لمحہ کی حفاظت کرنی چاہئے تاکہ ایسا نہ ہو کہ ہم حضرت جبرئیل علیہ السلام اور حضوراکرم ﷺ کی اس دعا کے تحت داخل ہوجائیں۔

حضوراکرم ﷺ نے ارشادفرمایا کہ بہت سے روزہ رکھنے والے ایسے ہیں کہ ان کو روزہ کے ثمرات میں بجز بھوکا رہنے کے کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا اور بہت سے شب بیدار ایسے ہیں کہ ان کو رات کے جاگنے کے سوا کچھ بھی نہیں ملتا۔ یعنی روزہ رکھنے کے باوجود دوسروں کی غیبت کرتے رہتے ہیں یا گناہوں سے نہیں بچتے یا حرام مال سے افطار کرتے ہیں۔ لہذا ہمیں ہر ہر عمل خیر کی قبولیت کی فکر کرنی چاہئے۔

حضوراکرم ﷺ نے ارشادفرمایا کہ رمضان کی آخری رات میں روزہ داروں کی مغفرت کردی جاتی ہے۔ صحابۂ کرام نے عرض کیا کہ کیا یہ شبِ مغفرت شبِ قدر ہی تو نہیں ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں بلکہ دستور یہ ہے کہ مزدور کا کام ختم ہوتے ہی اسے مزدوری دے دی جاتی ہے۔ معلوم ہوا کہ ہمیں عید کی رات میں بھی اعمال صالحہ کا سلسلہ جاری رکھنا چاہئے تاکہ رمضان میں کی گئی عبادتوں کا بھرپور اجروثواب مل سکے۔

روزہ کا تیسرا مقصد: قرب الھی

روزہ دار کو اللہ تعالیٰ کا خاص قرب حاصل ہوتا ہے۔ روزہ کے متعلق حدیث قدسی میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میں خود ہی روزہ کا بدلہ ہوں۔ نیز حضوراکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ تین شخص کی دعا رد نہیں ہوتی ہے، ان تین اشخاص میں سے ایک روزہ دار کی افطار کے وقت کی دعا ہے۔ حضوراکرم ﷺ نے ارشادفرمایا کہ خود اللہ تبارک وتعالیٰ اور اس کے فرشتے سحری کھانے والوں پر رحمت نازل فرماتے ہیں۔

روزہ کا چوتھا مقصد: عند اللہ اجر عظیم کا حصول

اس برکتوں کے مہینہ میں ہر نیک عمل کا اجر وثواب بڑھا دیا جاتا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہر عمل خیر کا دنیا میں ہی اجر بتا دیا کہ کس عمل پر کیا ملے گا مگر روزہ کے متعلق حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: الصَّوْمُ لِی وَانَا اَجْزِیْ بِہ روزہ میرے لئے ہے اور میں خود اس کا بدلہ دوں گا۔ بلکہ ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ میں خود ہی روزہ کا بدلہ ہوں۔ اللہ اللہ کیسا عظیم الشان عمل ہے کہ اس کا بدلہ ساتوں آسمانوں وزمینوں کو پیدا کرنے والا خود عطا کرے گا یا وہ خود اس کا بدلہ ہے۔ روزہ میں عموماً ریا کا پہلو دیگر اعمال کے مقابلہ میں کم ہوتا ہے اسی لئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے روزہ کو اپنی طرف منسوب کر کے فرمایا الصَّوْمُ لِی روزہ میرے لئے ہے۔

لہذا ہمیں ماہ رمضان کی قدر کرنی چاہئے کہ دن میں روزہ رکھیں، پنج وقتہ نماز کی پابندی کریں کیونکہ ایمان کے بعد سب سے زیادہ تاکید قرآن وحدیث میں نماز کے متعلق وارد ہوئی ہے۔ حضور اکرم ﷺ کی آخری وصیت بھی نماز کے اہتمام کی ہی ہے۔ کل قیامت کے دن سب سے پہلا سوال نماز ہی کے متعلق ہوگا۔ نماز تراویح پڑھیں اور اگر موقع مل جائے تو چند رکعات رات کے آخری حصہ میں بھی ادا کرلیں۔ فرض نمازوں کے علاوہ نماز تہجد کا ذکر اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے قرآن کریم میں متعدد مرتبہ فرمایا ہے۔

رمضان کے آخری عشرہ میں تہجد پڑھنے کا اہتمام کریں کیونکہ حضور اکرم ﷺ کے اقوال وافعال کی روشنی میں امت مسلمہ کا اتفاق ہے کہ لیلۃ القدر رمضان کے آخری عشرہ میں پائی جاتی ہے جس میں عبادت کرنے کو اللہ تعالیٰ نے ہزار مہینوں یعنی پوری زندگی کی عبادت سے زیادہ افضل قرار دیا ہے۔ اسی اہم رات کی عبادت کو حاصل کرنے کے لئے ۲ ہجری میں رمضان کے روزے کی فرضیت کے بعد سے حضور اکرم ﷺ ہمیشہ آخری عشرہ کا اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس مبارک ماہ کی قدر کرنے والا بنائے اور شب قدر میں عبادت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

جس طرح ہم روزہ میں کھانے پینے اور جنسی شہوت کے کاموں سے اللہ تعالیٰ کے حکم کی وجہ سے رکے رہتے ہیں اسی طرح ہماری پوری زندگی اللہ تبارک وتعالیٰ کے احکام کے مطابق ہونی چاہئے، ہماری روزی روٹی اور ہمارا لباس حلال ہو، ہماری زندگی کا طریقہ حضور اکرم ﷺ اور صحابۂ کرام والا ہوتا کہ ہماری روح ہمارے جسم سے اس حال میں جدا ہو کہ ہمیں، ہمارے والدین اور سارے انس وجن کا پیدا کرنے والا ہم سے راضی وخوش ہو۔ دار فانی سے دار بقا کی طرف کوچ کے وقت اگر ہمارا مولا ہم سے راضی وخوش ہے تو ان شاء اللہ ہمیشہ ہمیشہ کی کامیابی ہمارے لئے مقدر ہوگی کہ اس کے بعد کبھی بھی ناکامی نہیں ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا ہے کہ پہلے عشرہ کے صیام وقیام اور تمام اعمال صالحہ کو قبول فرمائے، نیز دوسرے اور تیسرے عشرہ میں زیادہ سے زیادہ اپنی عبادت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ رمضان کے بعد بھی منکرات سے بچ کر احکام خداوندی کے مطابق یہ فانی وعارضی زندگی گزارنے والا بنائے۔ آمین، ثم آمین۔

محمد نجیب قاسمی سنبھلی (najeebqasmi@yahoo.com)